مختصر مگر مفید

از قلم

فیصل بن منظور

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

مختصر مگر مفید

ازقلم
فیصل بن منظور

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

تفصیلات

نـــــــــــــام:

مختصرمگرمفید

ازقـــــــلـــــــم:

فیصل بن منظور

سَنَہ اشـــــاعت: صـــفحات:
71

جمادی الأخرہ ۱۴۴۴ھ

DECEMBER 2022

OUR DESIGNING PARTNER

PS graphics

PURE SUNNI GRAPHICS

PUBLISHER

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

SABIYA VIRTUAL PUBLICATION

AMO

POWERED BY ABDE MUSTAFA OFFICIAL

© 2022 All Rights Reserved.

info@abdemustafa.com

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان، رحمت والا ہے۔

فہرست

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں	4
موت کی یاد	7
موت کو یاد کرنے کے فوائد:	7
موت کو یاد نہ کرنے کے نقصانات:	8
موت کو یاد کرنے کے طریقے:	9
حکمت کام آگئی۔	11
سبق:	12
شکر	13
مسئلہ کا حل کیسا ہوا؟	14
تلاوت قرآن	15
ترجیحات	16
ریاکاری کوئی اور	16
شام پئی گھر شام نہ آئے	17
100 روپے انعام	18
جس کی نظیر نہیں ملتی۔	20

بلڈ پریشر میں کمی	20
علم غیب	21
اذان دینا ثابت ہے۔	23
خالق کا بندہ، خلق کا آقا	23
ران نہ کھولو	24
بخت کے تخت پر یکلخت	25
ابوبکر رضی اللہ عنہ	27
خرچ کرو	28
سنو سب کی، مانو دل کی	29
قیامت کا اصل مقصود	30
خوب مانگو	30
پچاس/ساٹھ سالہ	31
بحث و مباحث نہ کریں	32
محبتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم	32
"مولانا بشیر بڈیانوی"	33
محبت تو ایسی ہونی چاہیے۔	34
ادائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم	36

جب غم حاضر ہوتا	36
بے ادبی	36
کعبہ بدر الدجی تم پہ کروڑ درود	37
02اپریل کو	43
"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"	45
یہ بات تلخ ہو سکتی ہے۔	47
ہم آرٹیفیشل کیوں؟	48
خالص وحقیقی لذت	49
دین عربی میں ہے، انگریزی میں نہیں	50
حاضری کا موقع ملا۔	51
یوں بدلتے ہیں، بدلنے والے۔	52
بخت خفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا	53
آلائیڈ بینک	56
زَم زَم کولانے والو	56
اندھیرا گھر	57
خوشی کا اظہار	58

ناشر کی طرف سے کچھ اہم باتیں

مختلف ممالک سے کئی لکھنے والے ہمیں اپنا سرمایہ ارسال فرمارہے ہیں جنھیں ہم شائع کررہے ہیں۔ ہم یہ بتانا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہماری شائع کردہ کتابوں کے مندرجات کی ذمہ داری ہم اس حد تک لیتے ہیں کہ یہ سب اہل سنت و جماعت سے ہے اور یہ ظاہر بھی ہے کہ ہر لکھاری کا تعلق اہل سنت سے ہے۔ دوسری جانب اکابرین اہل سنت کی جو کتابیں شائع کی جارہی ہیں تو ان کے متعلق کچھ کہنے کی حاجت ہی نہیں۔ پھر بات آتی ہے لفظی اور املائی غلطیوں کی تو جو کتابیں "ٹیم عبد مصطفی آفیشل" کی پیشکش ہوتی ہیں ان کے لیے ہم ذمہ دار ہیں اور وہ کتابیں جو ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں، ان میں اس طرح کی غلطیوں کے حوالے سے ہم بری ہیں کہ وہاں ہم ہر ہر لفظ کی چھان پھٹک نہیں کرتے اور ہمارا کردار بس ایک ناشر کا ہوتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ کئی کتابوں میں ایسی باتیں بھی ہوں کہ جن سے ہم اتفاق نہیں رکھتے۔ مثال کے طور پر کسی کتاب میں کوئی ایسی روایت بھی ہو سکتی ہے کہ تحقیق سے جس کا جھوٹا ہونا اب ثابت ہو چکا ہے لیکن اسے لکھنے والے نے عدم توجہ کی بنا پر نقل کر دیا یا کسی اور وجہ سے وہ کتاب میں آ گئی جیسا کہ اہل علم پر مخفی نہیں کہ کئی وجوہات کی بنا پر ایسا ہوتا ہے۔ تو جیسا ہم نے

عرض کیا کہ اگرچہ ہم اسے شائع کرتے ہیں لیکن اس سے یہ نہ سمجھا جائے کہ ہم اس سے اتفاق بھی کرتے ہیں۔ایک مثال اور ہم اہل سنت کے مابین اختلافی مسائل کی پیش کرنا چاہتے ہیں کہ کئی مسائل ایسے ہیں جن میں علماے اہل سنت کا اختلاف ہے اور کسی ایک عمل کو کوئی حرام کہتا ہے تو دوسرا اس کے جواز کا قائل ہے۔ ایسے میں جب ہم ایک ناشر کا کردار ادا کر رہے ہیں تو دونوں کی کتابوں کو شائع کرنا ہمارا کام ہے لیکن ہمارا موقف کیا ہے، یہ ایک الگ بات ہے۔ہم فریقین کی کتابوں کو اس بنیاد پر شائع کر سکتے ہیں کہ دونوں اہل سنت سے ہیں اور یہ اختلافات فروعی ہیں۔ اسی طرح ہم نے لفظی اور املائی غلطیوں کا ذکر کیا تھا جس میں تھوڑی تفصیل یہ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ کئی الفاظ ایسے ہیں کہ جن کے تلفظ اور املا میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ اب یہاں بھی کچھ ایسی ہی صورت بنے گی کہ ہم اگرچہ کسی ایک طریقے کی صحت کے قائل ہوں لیکن اس کے خلاف بھی ہماری اشاعت میں موجود ہو گا۔ اس فرق کو بیان کرنا ضروری تھا تاکہ قارئین میں سے کسی کو شبہ نہ رہے۔ ٹیم عبد مصطفی آفیشل کی علمی، تحقیقی اور اصلاحی کتابیں اور رسالے کئی مراحل سے گزرنے کے بعد شائع ہوتے ہیں لیکن اس کے باوجود ان میں بھی ایسی غلطیوں کا پایا جانا ممکن ہے لہذا اگر آپ انھیں پائیں تو ہمیں ضرور بتائیں تاکہ اس کی تصحیح کی جا سکے۔

الحمد للّٰہ الذی علّم الانسان الکتابۃ و الصلوۃ و السلام علی نبینا و اٰ لہ و اصحابہ و بارک و سلم

پچھلے کچھ عرصہ سے تحریر لکھنے کا سلسلہ رہا ہے۔ من میں بات آئی، کیوں نا! ان کو ایک جگہ اکٹھا کیا جائے۔ تو کچھ بکھری ہوئی تحریریں آپ کے سامنے ہیں۔ اس حقیر سی کاوش میں جہاں غلطی کرتا دیکھے، ضرور مطلع کیجئے۔ اللہ پاک اس مختصر سی جدو جہد کو قبول فرمائے۔ (آمین)

ایں سعادت بزور بازو نیست

عرض گزار: فیصل بن منظور

موت کی یاد

موت ایسی اٹل حقیقت ہے جس کا انکار کرنے والا کوئی نہیں، اور اس سے راہِ فرار اختیار کرنا کسی کے لئے بھی ممکن نہیں، چاہے وہ پہاڑوں کے سینوں کو چیر کر اس کے اندر مضبوط غار میں پناہ ہی کیوں نہ اختیار کرلے موت آکر ہی رہے گی۔ کیونکہ اللہ پاک رشاد فرماتا ہے:

اَیْنَ مَا تَكُوْنُوْا یُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ وَ لَوْ كُنْتُمْ فِیْ بُرُوْجٍ مُّشَیَّدَةٍؕ۔

ترجمہ کنزالایمان: تم جہاں کہیں ہو موت تمہیں آلے گی اگرچہ مضبوط قلعوں میں ہو۔

موت آکر ہی رہے گی یاد رکھ
جان جاکر ہی رہے گی یاد رکھ

موت کو یاد کرنے کے فوائد:

موت کو یاد کرنے میں دل دنیا سے بے زار ہوجاتا ہے، آخرت کی طرف راغب ہوکر گناہوں سے متنفّر اور نیکیوں کی طرف مائل ہوجاتا ہے۔

حدیثِ پاک میں ہے جو شخص روزانہ 20 بار موت کو یاد کرلیا کرے اس کو

درجۂ شہادت ملے گا۔ بکثرت احادیث و روایات میں موت کو یاد کرنے کے فوائد مروی ہیں، ان میں سے 5 یہ ہیں:

(1) اَکْثِرُوْا ذِکْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ یَعْنِی المَوْت یعنی لذتوں کو ختم کرنے والی موت کو کثرت سے یاد کرو۔

(2) موت کو کثرت سے یاد کرو کیونکہ یہ گناہوں کو زائل کرتی ہے۔

(3) حضرت عائشہ رضی اللہ عنھا فرماتی ہیں کہ موت کو کثرت سے یاد کرو تمہارا دل نرم ہوجائے گا۔

(4) جن لوگوں کا دل دنیا کی طرف راغب ہوتا ہے اسی کو سنوارنے، سجانے میں لگے رہتے ہیں، عموماً وہ لوگ گناہوں میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ دنیا سے بے رغبتی کیسے حاصل کی جائے؟ حدیث پاک میں ہے کہ دنیا سے بے رغبتی کا افضل طریقہ "موت کو یاد کرنا" ہے۔

(5) حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: جس نے موت کی یاد دل میں بسالی دنیا کی ساری مصیبتیں اس پر آسان ہوجائیں گی۔

موت کو یاد نہ کرنے کے نقصانات:

جو موت کو بھول بیٹھتا ہے وہ توبہ سے دور، عبادت میں سستی اور قساوتِ قلبی (دل کی سختی) کا شکار ہوجاتا ہے۔ جو موت کو یاد نہیں کرتا وہ قابلِ تعریف نہیں

کہ حدیثِ پاک میں ہے کہ بارگاہِ رسالت صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں ایک شخص کا ذکر ہوا تو اس کی تعریف کی گئی، آپ صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ "موت کو کیسے یاد کرتا ہے؟" عرض کی گئی: اس سے کبھی موت کا تذکرہ سنا نہیں گیا۔ ارشاد فرمایا: پھر وہ ایسا نہیں جیسا کہ تم کہہ رہے ہو۔

موت کو یاد کرنے کے طریقے:

موت کی یاد دہانی کے لئے مددگار چیزوں کا ہونا بہت اہم ہے جو ہمیں موت کی یاد دلاتی رہیں جیسے جنازوں میں شرکت کرنا، مُردے کو غسل دینا، قبروں کی زیارت کرنا، حدیثِ پاک میں ہے کہ قبروں کی زیارت کرو کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے۔

اللہ پاک ہمیں صحیح معنوں میں موت کو یاد رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

"مکین کا اثر مکان پر ہوتا ہے"

مفتی احمد یار خان نعیمی (علیہ الرحمہ) نے مراۃ المناجیح جلد 6 میں ایک حدیث پاک کے تحت ایک جملہ کو لکھا:

"مکین کا اثر مکان پر ہوتا ہے" جیسا رہائشی ویسا مکان کا مرتبہ،

مکین کا مطلب ہے رہنے والا" اور مکان کا مطلب ہے جگہ،

جب ہم افضل الکتاب (یعنی قرآن پاک) کی تلاوت سے مشرف ہوتے ہیں تو ہمیں بہت ساری جگہوں میں اس جملے کی عکاسی (اظہار) نظر آتا ہے کہ

* جب قوم نوح کو دعوت حق دی گئی تو انہوں نے اس کو قبول نہ کیا، تو ان مکینوں (رہنے والوں) کا اثر مکان پر یوں ہوا کہ اللہ پاک نے سیلاب بھیج کر سب کو غرق کر دیا سوائے حضرت نوح (علی نبینا وعلیہ السلام) کے اور جو ان کے ساتھ کشتی پر سوار ہوئے۔

* جب فرعون کو دعوت توحید دی گئی لیکن وہ نہ مانا، خود خدائی کا جھوٹا دعوی کر دیا۔ ان مکینوں (رہنے والوں) کا اثر مکان پر یوں ہوا کہ اللہ پاک نے فرعون کو اسکی قوم سمیت دریا کے سینوں میں لے جا کر فنا کر دیا۔

* قوم لوط کو ان کے ناپاک عزائم سے منع کیا گیا تو وہ قوم نہ مانی، ان مکینوں (رہنے والوں) کا اثر مکان پر یوں ہوا کہ اللہ پاک نے اس بستی کے اوپری حصہ کو نیچے کر کے صفحہ عالم سے مٹا دیا۔

* جب لوگوں نے ایک جگہ کو یثرب کا نام دیا، بیماری والی جگہ جہاں کوئی جائے بیمار ہو جائے تو اس زمین کی طرف اطیب، اطہر، دو عالم کو بیماریوں سے پاک کرنے والی ذات (صلی اللہ علیہ والہ وسلم) تشریف لے جاتی ہے، اس مبارک مکین (یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم) کا اثر مکان پر یوں ہوا کہ وہ جگہ جو بیماری والی تھی؛

وہ بیماریوں سے پاک کرنے والی بن جاتی ہے۔ جہاں کوئی ظاہری مریض ہو یا باطنی، سب کو شفاء ملتی ہے۔

اس لیے مکان کو درست کرنے کے لیے مکینوں کو صحیح ہونا پڑے گا۔

اللہ پاک ہم مکینوں کو اچھا کر دے۔

حکمت کام آگئی۔

ایک شخص صحراء میں تھا کہ اس کے سامنے ایک شیر آگیا،

تو وہ ڈرا، بھاگا اور کنویں میں جا گرا،

شیر بھی اس کے پیچھے پیچھے کنویں میں چلا گیا۔

کنویں میں ایک ریچھ پہلے سے موجود تھا۔

شیر نے اس ریچھ سے کہا:

تم یہاں کتنے عرصے سے ہو؟

اس ریچھ نے جواب دیا: میں یہاں کئی دنوں سے ہوں، بھوک سے حالت بری ہے۔

شیر نے کہا: کیوں نا! میں اور تم اس شخص کو کھائیں اور اپنا پیٹ بھریں۔

ریچھ نے کہا: اے شیر! ہم اس کو کھا کر فی الوقت بھوک تو ختم کر لیں گے؛

لیکن (ہماری یہ بھوک کتنے دنوں کے لیے ختم ہوگی؟ پھر اس کے بعد کیا کریں گے؟

میری رائے یہ ہے کہ ہم اس شخص سے اس بات پر قسم اٹھاتے ہیں کہ ہم اسے کوئی تکلیف نہیں دیں گے، لہذا یہ شخص اپنے اور ہمارے لیے یہاں سے نکلنے کی کوئی راہ تلاش کرے۔

ان دونوں نے اس آدمی سے قسم کھائی۔

اب وہ شخص نکلنے کے لیے کوئی تدبیر سوچ رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر ایک روشنی پر پڑی تو وہاں ایک سوراخ تھا، وہ شخص اس کے ذریعے باہر نکلا (اس کے پیچھے پیچھے وہ دونوں بھی نکل گئے۔

یوں وہ خود بھی بچ گیا اور ان دونوں کو بھی بچا لیا۔ (الاذکیاء)

سبق:

☆ بعض لوگ بہت جذباتی ہوتے ہیں، حکمت سے کام لینے کی بجائے جذبات کے ذریعے بھوک مٹانے کی کوشش کرتے ہیں، جو کہ وقتی طور پر فائدہ حاصل تو کر لیتے ہیں، بعد میں پھر سابقہ حالت کی طرف لوٹ آتے ہیں۔

☆ انسان نے اپنی دنیاوی وقتی لذت کو اتنی ترجیح دے رکھی کہ وہ دائمی زندگی یعنی آخرت کو بھول بیٹھا ہے۔

شکر

1۔امام غزالی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب منہاج العابدین میں "شکر کی ضرورت واہمیت" پر کلام درج فرمایا۔

پڑھیں، سمجھیں اور عمل کی نیت کریں۔

ایک مقام پر فرماتے ہیں کہ

جہاں تک نعمت پر ہمیشگی کی بات ہے تو شکر کی وجہ سے نعمتیں قید ہو کر ہمیشہ کے لیے باقی رہتی ہیں اور شکر کو ترک کر دینے سے نعمتیں بھی چلی جاتی ہیں۔

مزید ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں:

"نعمتیں بھی جنگلی جانوروں کی طرح ہوتی ہیں تو تم انہیں شکر (کی رسی کے) ساتھ باندھ لو۔"

اب ہم اپنے اوپر غور کریں کہ مالک کی ہم پر کتنی نعمتیں ہیں اور ہم کتنا ان نعمتوں کا شکر ادا کرتے ہیں۔

ذرا سوچیئے گا ضرور۔

ذرا! ایک بار دل سے کہئے: الحمدللہ

مسئلہ کا حل کیسا ہوا؟

مجھے یاد پڑتا ہے، ایک مرتبہ سکول سے واپس گھر آرہا تھا۔ میرے کانوں میں آواز آئی، کہیں، کوئی، کسی مسجد میں ختم پاک میں تلاوت کررہا ہے۔ میرے کانوں تک بھی آواز پہنچی، پڑھتے پڑھتے جب وہ "قل ھو اللہ احد○ اللہ الصمد" پر پہنچا تو قرآن مجید پڑھنے والے نے "احد" کی نون تنوین کو کسرہ دیکر آگے والی آیت "اللہ الصمد" کے لام سے ملایا،

میں چونکا، یہ کیا ہوا؟

احد پر تو پیش ہے، اس نے تو زیر پڑھا اور نون کا اضافہ کیا۔

پھر اس کے علاوہ بہت قاریوں سے سنا وہ یہی پڑھتے ہیں۔

خیر! ایک دن میں نے کسی سے پوچھ ہی لیا، بتایا گیا کہ ملانے کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں، سنا اور چپ کر گیا۔

جواب درست تھا لیکن دل میں اضطراب کی کیفیت پھر بھی باقی تھی۔ آخر کیوں؟

خیر میں کرتے کراتے آج میں پہنچا اس بارگاہ میں جو میرے دل کی ٹھنڈک ہے، میرے امام یعنی "امام اہلسنت علیہ الرحمہ"۔

میرے امام نے تو ایک سوال کا جواب دیا لیکن میرے کئی سالوں سے اٹکے

ہوئے مسئلے کو حل کر دیا۔

فرماتے ہیں: نون تنوین کو کسرہ دے کر ملا کر پڑھنا جائز ہے کوئی حرج نہیں۔

نون تنوین کا خیال آتے ہی فوراً دھیان اس طرف گیا کہ تنوین میں نون ساکن ہوتا ہے، یعنی اگر "احد" کو کھول کر لکھا جائے، "احدن ہوگا" یہاں نون ساکن ہے۔

قاعدہ ہے کہ ساکن کو جب حرکت دی جائے تو کسرہ سے دی جائے۔ تو اس وجہ سے "احد" کو جب ملا کر پڑھتے ہیں تو نون کو کسرہ دیکر پڑھتے ہیں۔ وہاں نون کا اضافہ نہیں بلکہ تنوین کی نون کو ہی ملانے کی وجہ سے کسرہ دی جاتی ہے۔

تلاوت قرآن

1: الشیخ عبدالعزیز السدحان فرماتے ہیں کہ

امام ابراہیم المقدسی، اپنے شاگرد رشید عباس بن عبد الدائم علیہما الرحمہ کو فرماتے ہیں:

قرآن عزیز کی تلاوت کثرت سے کیا کرو، اسے ترک نہ کرو کیونکہ جس قدر تم تلاوت قرآن زیادہ کروگے، اتنا ہی تمہارے لئے حصول علم کو آسان کر دیا جائیگا۔

عباس کہتے ہیں:

میں نے اس وظیفہ کو آزمایا اور اسے بہت مجرب پایا۔ جس دن قرآن حکیم کی تلاوت زیادہ کرتا اس دن میرے لئے سماع و کتابت حدیث زیادہ مقدار میں آسان ہوتی اور جب تلاوت نہ کرتا تو وہ آسانی بھی نہ رہتی۔

(اصول تعلیم و تعلم ص 49)

اللہ ہمیں کثرت تلاوت کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

ترجیحات

شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اللہ، بندے کو اس کی ترجیحات کے مطابق صلہ عطا فرماتا ہے۔

(از احقر: آپ کی ترجیحات کیا ہیں؟ اس کو دیکھ لیا جائے۔

اور ہاں! اچھی ترجیحات بندے کو دین و دنیا میں کامیاب کروا دیتی ہے)

ریاکاری کوئی اور

امام غزالی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ

پہلے لوگ عمل کرتے تھے، اور ریاکاری کرتے تھے

اور اب لوگ عمل نہیں کرتے، ریاکاری کرتے ہیں۔

(اس کے بعد شیخ صاحب دور حاضر کی حالت کچھ ان لفظوں سے بیان کرتے ہیں کہ)

اور آج کے دور میں عمل کسی اور نے کیا ہوتا ہے، اور ریاکاری کوئی اور کرتا ہے۔

شام پئی گھر شام نہ آئے

شعراء کا بھی کیا خوبصورت انداز ہوتا ہے کہ ایک ہی لفظ سے محبوب و محب، فاعل و مفعول، محبت و عشق اور دیگر چیزوں کو بیان کر رہے ہوتے ہیں۔ لفظ ایک ہی ہوتا ہے لیکن اس ایک لفظ سے مختلف چیزوں کو بیان کرنا مقصود ہوتا ہے۔ جیسے کہ ذیل کے مذکور اشعار ملاحظہ کیجئے۔

شام پئی گھر شام نہ آئے
بِن شام نو شام نہ بھائے
شام ویلے وجاں شام نو ماراں
جِند شام شام کُرلائے
آجا شاماں ہُن پے گئیاں شاماں
گھري پَنچھی وی مُڑ آئے

اُہو رات معراج دی جان میاں
جِس شام نو شام گھر آئے.

100 روپے انعام

سوال ہوا امام اہلسنت سے، کچھ لوگوں نے یہ اعلان کیا ہے کہ مروجہ بارہ ربیع الاول کا ثبوت قرآن یا حدیث یا فقہ سے دینے والے کو 100 روپے انعام؟

امام اہلسنت نے کمال کا جواب دیا، دل خوش ہو گیا۔

جواب: (سو کا انعام دینے والے کو) دو سو روپے انعام۔ حامدا و مصلیا و مسلما۔

1۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

و اما بنعمة ربک وحدث۔ (ترجمہ) اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرو۔

اگر (وہ) ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت نعمت نہیں یا مجلس میلاد مبارک اس نعمت کا چرچا نہیں تو 40 روپے انعام۔

2۔ اللہ تعالی فرماتا ہے:

وذکرھم بایام اللہ۔ (ترجمہ) انھیں اللہ کے دن کی یاد دلاو۔

اگر (وہ) ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا دن اللہ

کے عظمت والے دنوں میں نہیں یا مجلس میلاد اس دن کا یاد دلانا نہیں تو 40 روپے انعام۔

3۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ بِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ

تم فرماؤ: اللہ کے فضل اور اس کی رحمت پر ہی خوشی منانی چاہیے۔

اگر (وہ) ثبوت دے دیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت اللہ کا فضل اور اس کی رحمت نہیں یا مجلس میلاد اس فضل و رحمت کی خوشی تو 40 روپے انعام۔

4۔ اللہ تعالی فرماتا ہے۔

وماآتاکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھوا۔

جو رسول دے وہ لو اور جس سے منع کریں اس سے باز رہو۔

اگر (وہ) ثبوت دیں کہ قرآن مجید یا حدیث شریف میں کہیں مجلس میلاد مبارک کو منع فرمایا ہے تو 40 روپے انعام۔ (فتاوی رضویہ، جلد 29، ص 248، 247)

اور مزید امام اہلسنت کے نام پر میری طرف سے 200 روپے انعام۔

ٹوٹل 360 = 200 + 160

جس کی نظیر نہیں ملتی۔

امام اہلسنت کا ترجمہ کنزالایمان اپنی مثال آپ ہے۔جس کی نظیر نہیں ملتی۔

علامہ غلام رسول سعیدی صاحب نے "محاسن کنزالایمان" میں کنزالایمان کے حوالے سے لکھتے ہیں:

ا"گر قرآن مجید اردو میں اترہوتا تو یہ عبارت (یعنی ترجمہ کنزالایمان) اس کے قریب تر ہوتی اور جو فصاحت زبان سے آشنا ہو، اسے کہنا پڑے گا کہ اس ترجمہ میں زبان وبیان کی بلاغت، اعجاز کی سرحدوں کی چھوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے"

(الموسوعة الاسلامية، جلد۲۲)

اے رضا کیوں آج گلی سونی ہے
اٹھ میرے دھوم مچانے والے

بلڈ پریشر میں کمی

جدید سائنسی تحقیق کا کہنا ہے کہ اپنے مسائل سے توجہ ہٹا کر دوسروں کی مدد کرنے سے انسان کی ذہنی صحت پر انتہائی مثبت اثرات ہوتے ہیں۔کسی کی مدد کرنے سے کافی فوائد کا تعلق ہے، جیسے کہ بلڈ پریشر میں کمی، بہتر موڈ، اور بہتر خوشی

کا تناسب۔ماہرین تو ابھی تحقیق کررہے ہیں میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے صدیوں پہلے بتادیا۔جو بندے کی حاجت روائی لگ جاتا ہے،اللہ اس کی حاجت روائی میں لگ جاتا ہے۔

علم غیب

یہ مختصر تحریر علم غیب کے حوالے سے مددگار ثابت ہوگی۔

رسول اللہ صلی اللہ والہ وسلم کے علم غیب پر ثبوت اور نفی والی آیتوں کے حوالے سے علامہ ارشد القادری علیہ الرحمہ سے سوال ہوا اس کا جواب ملاحظہ کیجئے۔

الجواب:

علم غیب سے متعلق قرآن کی دونوں طرح کی آیتوں کا رخ متعیّن کرتے ہوئے قدیم مفسرین نے ارشاد فرمایا کہ جن آیتوں یا جن حدیثوں سے رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب کا اثبات کیا گیا ہے،وہاں علم غیب سے مراد حدود اور عطائی علم غیب ہے،جو ایک بندے کا ہی منصب ہے۔لیکن جن آیتوں،حدیثوں یا فقہائے کرام کی عبارتوں میں سرکار کے لیے علم غیب کی نفی کی گئی ہے،وہاں نفی کے پیچھے چار وجہوں میں سے کوئی ایک وجہ ضرور ہے مطلقا اور حقیقتا نفی نہیں کی

گئی ہے۔

اول: یا تو علم غیب ذاتی کی نفی کی گئی ہے یعنی جو خدا کی عطا کے بغیر خود بخود حاصل ہو جائے۔

ثانی: علم غیب محیط کی نفی کی گئی ہے، یعنی جو علم الٰہی کی طرح لا محدود اور غیر متناہی ہو۔

ثالثا: یا از راہ انکار و تواضع رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے علم کی نفی کی ہے، حقیقتا ایسا نہیں ہے۔

رابعا: یا پھر نفی اس وقت کی ہے، جب کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو علم غیب نہیں عطا ہوا تھا، کیوں کہ یہ مسلمہ ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کے علمی کمالات کی تکمیل آخری سانس تک ہوتی رہی ہے۔

اب جب کہ ثبوت اور نفی کے دونوں رخ الگ الگ متعیّن ہو گئے تو اب دونوں طرح کی آیتوں کے درمیان کوئی تعارض باقی نہ رہا۔ حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے لیے علم غیب عطائی کا ثبوت بھی درست ہے اور علم غیب ذالی لا محدود کی نفی بھی اپنی جگہ صحیح ہے۔ دونوں عقیدوں میں کوئی تضاد نہیں ہے۔

یہی مفاد ہے ان اکابرین ملت اور فقہائے ملت کی ان تمام عبارتوں کو جو کئی ہزار صفحات پھیلی ہوئی ہیں۔ (الفتاوی_ ص:۵۱)

اذان دینا ثابت ہے۔

سوال ہوا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اذان دینا ثابت ہے۔

جواب: جی ہاں! در مختار میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں خود اذان دی، اقامت کہی اور نماز ظہر پڑھی۔

ترمذی شریف میں بھی اس طرح کا مضمون ملتا ہے۔

(بحوالہ الفتاوی المختارۃ من الفتاوی الرضویہ)

خالق کا بندہ، خلق کا آقا

یاد رکھیں دوستو! اہل سنت کا واضح موقف ہے

رحمت عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے بارے میں "اتنا کہتے ہیں کہ خلق کے آقا ہیں، خالق کے بندے۔"

بعض گمراہ کن لوگ یہ کہتے ہوئے سنیں گئے ہیں کہ اہل سنت والے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا شریک ٹھہراتے ہیں۔

لیکن رضا نے ختم سخن اس پہ کردیا
خالق کا بندہ، خلق کا آقا کہوں تجھے

ران نہ کھولو

حالت یہ ہوچکی ہے کہ ہر وہ کام کرنا ہے، جس میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی نافرمانی ہو۔ لباس ہی کو لے لیجئے، جیسے ہی گرمیوں کی آمد آمد ہوتی ہے۔ ہمارے نوجوانوں کے کپڑے کم ہونا شروع ہوجاتے ہیں۔ جیسے نیکرے پہننا، پاجامہ پہننا وغیرہما (جس سے رانیں اور گھٹنے نظر آئے۔

یاد رکھیے گا!

ناف سے لیکر گھٹنے سمیت اتنے حصے کا چھپانا یہ ضروری ہے۔ اتنے حصے کی سرعام دکھانے کی شرعا اجازت نہیں ہے۔) جبکہ ہمارے نوجوان گلیوں، بازاروں میں سرعام چھوٹی نیکرے، پاجامے پہن کر رانوں اور گھٹنوں کو دکھاتے نظر آتے ہیں۔ خدارا! کچھ خوف خدا کریں اور اس عمل سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی بچائیں۔ حدیث پاک پڑھیے اور عمل کی نیت کیجئے۔

روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا اے علی نہ اپنی ران کھولو (بوداؤد، ابن ماجہ) اور نہ کسی زندہ، مردہ کی ران دیکھو (یعنی کسی مُردہ بالغ مسلمان کی ران نہ دیکھو اور کسی ایسے زندہ کی ران نہ دیکھو جن کا تم سے ستر ہے۔)

شرح:

یعنی کسی کے سامنے ران نہ کھولو اور نہ بلا ضرورت تنہائی میں کھولو رب تعالی سے شرم کرو کیونکہ ران ستر ہے اس سے آج کل کے نیکر پہننے والے عبرت پکڑیں جن کی آدھی رانیں کھلی ہوتی ہیں اور وہ بے تکلف لوگوں میں پھرتے ہیں اللہ تعالی ایمانی غیرت نصیب کرے۔(مراۃ المناجیح،ج1)

بخت کے تخت پر یکلخت

عرس خواجہ جواجگاں رحمۃ اللہ علیہ مبارک ہوں۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در پر جو کوئی سوالی آتا جھولی بھر کر جاتا۔

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے در پر جو کوئی گناہوں سے لتھڑا ہوا آتا،وہ زمانے کا ولی بن کر لوٹتا۔

ایک شعر ہے۔

بخت کے تخت سے یکلخت اتارا ہوا شخص
کیا تم نے دیکھا جیت کے ہارا ہوا شخص۔

یہاں بخت سے مراد "اقبال یعنی بلندی،بادشاہ بھی مراد ہو سکتا ہے"

یکلخت کا معنی "فی الفور،یک دم"

⟵اب دوبارہ شعر پڑھیے۔

اگر اوپر والے شعر کو خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے لکھا جائے۔

کچھ یوں ہو گا۔

بخت کے تخت پر یکلخت چڑھنے والا شخص

میں نے دیکھا (در خواجہ پر) ہے ہار کے جیتا ہوا شخص

میرے خواجہ جواجگاں رحمۃ اللہ علیہ وہ ہستی ہے جو زمانے سے ٹھکریں کھانے والے کو بھی بادشاہت کے تخت پر بیٹھا دیتے ہیں۔

افضل کون؟

حضرت میمون ابن مہران جو کہ فقہائے تابعین سے ہیں ان سے سوال ہوا کہ سیدنا ابوبکر و عمر (رضوان اللہ علیہما) افضل ہیں یا علی؟

تو ان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور ان کی رگیں پھڑکنے لگیں، یہاں تک کہ چھڑی ان کے ہاتھ سے گر گئی اور انھوں نے کہا کہ مجھے گمان نہ تھا، میں اس زمانہ تک جیوں گا جس میں لوگ ابوبکر عمر رضی اللہ عنھما پر کسی کو فضیلت دیں گے۔

(فتاوی رضویہ، جلد 28، ص 676)

ابوبکر رضی اللہ عنہ

ابو کا معنی ہیں والا،

بکر کے معنی ہیں اولیت،

ابواور بکر کو ملائے تو ابوبکر کے معنی ہوئے اولیت والے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ایمان میں بھی اول ہیں،

خلافت میں بھی اول ہیں،

ولایت میں بھی اول ہیں،

مصطفی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیساتھ قبر کھلنے کے بعد بھی اول ہیں،

ہجرت میں بھی اول ہیں،

افضلیت بعد الانبیاء والرسل میں بھی اول ہے،

حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ظاہری پردہ فرمانے کے بعد وفات میں بھی اول ہیں،

راہ خدا میں مال کو نکالنے میں بھی اول ہیں،

اور محبت مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم میں بھی اول ہیں،

الٰہی! ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اولیت کے صدقے ہمیں دخول جنت کے اولین

لوگوں میں شامل فرما(آمین)

اگر ہو سکے تو22 مرتبہ ورنہ کم از کم ایک مرتبہ درود پاک پڑھ کر حضرت سیدنا ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو ایصال ثواب کر دیجئے۔

خرچ کرو

یا ایھا الذین امنوا انفقوا مما رزقنکم

اے ایمان والو اللہ پاک کی راہ میں ہمارے دیے میں سے خرچ کرو۔

مفتی احمد یار خاں نعیمی اس آیت کے تحت فرماتے ہیں:

"اس سے معلوم ہوا کہ رب کی ہر نعمت میں سے خیرات کرنی چاہیے۔علم،مال،تندرستی،اولاد ،وقت سب میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرے"

بندے کے پاس جو کچھ ہے اس کو چاہیے اس کو آگے شیئر کر دے۔جمود(یعنی جم جانا،ٹھہراؤ) کا شکار نہیں ہونا چاہیے۔

جس کے پاس علم ہے وہ اس کو اللہ پاک کی رضا کیلیے آگے پھیلائے۔جس کے پاس مال ہے وہ اس کو صدقہ کرے۔جس کے پاس وقت کی دولت ہے وہ اس

کو دین سیکھنے میں لگائے۔ جس کے پاس اولاد ہے وہ ان کو نیک صالح اور اگر ہو سکے تو عالم بنائے۔ الغرض جس کے پاس جیسا باغیچہ ہے ویسے پھل، پھول دے۔

سنو سب کی، مانو دل کی

آج کل لوگ یہ کہتے سنائی دیتے ہیں۔۔ سنو سب کی مانو دل کی۔

جو کہ بلکل نامناسب جملہ ہے۔ مطلب کہ درست نظریات والا ہو یا غلط عقائد والا سب کو سنو۔ جب کہ عربی کے دامن میں ایک اور جملہ ہے، جو کہ اس کی بہ نسبت زیادہ بہتر معلوم ہوتا ہے۔

خذ ماصفا،دع ما کدر

اس کو لے لو جو درست ہے، جو غلط ہے اس کو چھوڑ دو۔

لیکن یہ تعین کون کریں درست کیا ہے؟ اور غلط کیا ہے؟ بہتر یہ ہے کہ صحیح العقیدہ مسلمان کو ہی سنا اور پڑھا جائے۔ کیونکہ ناحق لوگوں کو سننے سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کو بھی منع فرمایا گیا۔ تو ہماری کیا اوقات ہے۔ اسی طرح ہمارے بزرگان دین جن کے صدقے سے اسلام ہم تک پہنچا وہ تو صرف صحیح مذہب والے کو ہی سنتے تھے، غیر مذہب والا شخص جب کوئی بات سنانا چاہتا تو بزرگان دین علیہم الرحمۃ فوراً اپنے ہاتھوں کو کانوں پر رکھ لیتے۔

قیامت کا اصل مقصود

و اللہ سریع الحساب۔بقرہ 48

اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے۔

حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا تفسیر نور العرفان میں "(اللہ تعالی) تمام خلقت کا حساب چند ساعتوں میں لے گا قیامت کا باقی دن حضور صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی عزت افزائی نعت خوانی اور اظہار عظمت میں صرف ہو گا کیونکہ یہی قیامت کا اصل مقصود ہے۔" (تفسیر نور العرفان)

فقط اِتنا سبب ہے اِنعقادِ بزمِ محشر کا
کہ اُن کی شانِ محبوبی دِکھائی جانے والی ہے

(ذوق نعت)

خوب مانگو

حکیم الامت مفتی احمد یار خاں نعیمی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر نور العرفان کے اندر ارشاد فرمایا۔

دوسرے سخی تو مانگنے پر ناراض ہوتے ہیں رب ایسا کریم ہے کہ نہ مانگنے پا کم

مانگنے پر ناراض ہے لہذا خوب مانگو اور ہر وقت مانگو۔(تفسیر نور العرفان)

ہمارا رب تو ایسا کریم ہے کہ جس نے بن مانگے، اتنا کچھ دیدیا کہ ہم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ تو مانگنے سے کتنا ملا گا یہ ہماری سوچ سے باہر ہے۔

پچاس/ساٹھ سالہ

بڑوں کی باتیں بھی بڑی ہوتیں ہیں، چند جملوں میں ہی زندگی کو سمجھا دیتے ہیں۔ جیسے سمندر کو حوض میں بند کر دینا۔

ہمارے درجہ میں ایک مرتبہ بہت ہی پیاری شخصیت استاد الاساتذہ حضرت مولانا استاد نعیم بابر صاحب تشریف لائے۔ اور اپنی زندگی کے تجربات اور انمول باتوں سے دلوں کے باغیچوں کو سرسبز کیا۔

آپ نے ایک بات ارشاد فرمائی۔

"یہ پچاس/ساٹھ سالہ (دنیاوی) زندگی کے لیے اپنی ہمیشہ والی زندگی (آخرت) کو تباہ و برباد نہ کریں۔"

پیاروں! اس لیے آپ کی ترجیح، سب کاموں میں آخرت ہونی چاہیے۔ جو ابدی یعنی ہمیشہ رہنے والی ہے۔

بحث و مباحث نہ کریں

کسی راہ راست سے بھٹکے ہوئے شخص سے بحث و مباحث نہ کریں بلکہ اتنا کہہ کر آگے نکل جائیں۔

جیسے ہمارے باباجی فرمایا کرتے تھے۔

حشر کے دن ہو گا معلوم جیتا کون، اور ہارا کون

محبتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم

یوں بھی محبتِ صحابہ رضی اللہ عنھم کا اظہار کریں۔

آج مدنی چینل پر اعلحضرت رحمہ اللہ کا کلام پڑھا گیا۔ جسے سننے کا اپنا ہی مزہ تھا۔

سُنتے ہیں کہ محشر میں صرف اُن کی رَسائی ہے
گر اُن کی رَسائی ہے لو جب تو بن آئی ہے۔

آخری شعر:

مَطْلَع میں یہ شک کیا تھا واللہ رضاؔ واللہ
صرف اُن کی رَسائی ہے صرف اُن کی رَسائی ہے۔

اسی دوران مدنی چینل پر دن بھر کے پروگرامز کی ایڈ چلی۔ پروگرام تھا "شانِ مصطفی" (صلی اللہ علیہ والہ وصحبہ وسلم)

اس میں درود پاک لکھا ہوا دیکھا۔ جس میں "صحبہ" کا اضافہ دیکھا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم پر لاکھوں درود وسلام ہوں۔

ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیے ہم بھی جب دورد پاک لکھیں تو اس کا اضافہ ضرور کریں۔ یوں بھی محبتِ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کا اظہار کریں۔

"مولانا بشیر بڈیانوی"

ہمارے گاوں کی بڑی پیاری شخصیت اور میرے استاد صاحب کے والد گرامی "مولانا بشیر بڈیانوی" اپنی دعا میں عموما یہ شعر پڑھا کرتے ہیں۔

یہ بے سہاروں کی کشتی مالک تیرے حوالے
تیرا ہی آسرا ہے اے دوجہاں والے

واقعی ایسا ہی ہے ہم بے سہارا ہیں، ہمارا کوئی پرسان حال نہیں۔

لیکن ایک رب کی ذات ہے جس کا سہارا ہمیں ہر جگہ رہتا ہے کوئی ہو نہ ہو رب کریم کا آسرا ضرور رہتا ہے۔

اللہ پاک ہمیں اپنی سچی محبت عطا فرمائے۔

محبت تو ایسی ہونی چاہیے۔

ایک حدیث پاک جو رخصت رمضان کے وقت بیان کی جاتی ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطرہ لازم فرمایا روزوں کو بے ہودگی اور فحش سے پاک کرنے اور مسکینوں کو کھانا دینے کے لیے (ابوداؤد)

شرح

یعنی فطرہ واجب کرنے میں دو حکمتیں ہیں:

ایک تو روزہ دار کے روزوں کی کوتاہیوں کی معافی اکثر روزے میں غصہ بڑھ جاتا ہے، تو بلاوجہ لڑ پڑتا ہے، کبھی جھوٹ، غیبت وغیرہ بھی ہوجاتے ہیں، رب تعالیٰ اس فطرے کی برکت سے وہ کوتاہیاں معاف کردے گا کہ نیکیوں سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔

دوسرے مساکین کی روزی کا انتظام۔ بچوں پر اگرچہ روزے فرض نہیں مگر دوسری حکمت وہاں بھی موجود ہے لہذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ پھر بچوں پر فطرہ کیوں ہے وہ تو روزہ رکھتے نہیں۔

یہ حدیث پاک اور شرح، عشق کی نگاہ سے پڑھئے کہ:

ہمارے رب تعالیٰ کو ہم سے کتنی محبت ہے کہ ایک تو روزہ جیسی نعمت عطا

فرمائی پھر صدقہ فطر واجب فرمایا (شرائط والے پر) وجہ کیسی پیاری ہے کہ بندے سے روزے کی حالت میں کوئی نامناسب کام ہوجائے، یہ صدقہ فطر اس کی تلافی ہوجائے۔ کہ بندے کا بھوکا پیاسہ رہنا رائیگانا جائے۔ ایسے ہے جیسا رب کی ذات بندے کو معاف کرنے کا بہانہ تلاش کرتی ہے۔ محبت تو ایسی ہونی چاھئے۔ اے کاش! ہم بھی رب سے محبت کرنے والے بن جائے (حقیقی معنوں میں)۔

کیا ہماری بھی کوئی ذمہ داری ہے؟ یا نہیں

جب بھی معاشرہ میں کوئی چیز، کچھ نئے انداز سے سامنے آتی ہے تو کچھ لوگوں کی زبان پر یہ جملہ گردش کرتا ہے کہ "مولویوں نے ہمیں کچھ بھی نہیں بتایا" جیسا کہ ارطغرل غازی کے بارے میں وغیرہ وغیرہ۔

ٹھیک ہے مولوی نے نہیں بتایا تو مولوی کو ہر بات پہنچانا لازم بھی نہیں، مولوی آپ کو آدھے گھنٹے کی تقریر میں مسائل بھی بتائے، عقائد بھی، اخلاق بھی، سیرت بھی تاریخ بھی، ادب بھی معاشرتی برائیاں بھی زندگی کے طور طریقے بھی نماز، روزہ حج زکوۃ سب ذمہ داریاں مولوی پر، کیا ہماری بھی کوئی ذمہ داری ہے؟ یا نہیں

"علم کو حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔ کیا اس ضمن میں صرف مولوی آتے ہیں؟

ادائے مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے جلسہ تشہد میں چھوٹی انگلی اور اس کی برابر والی انگلی کو بند کیا پھر بیچ کی انگلی کو انگوٹھے کے ساتھ حلقہ بنایا اور انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا۔ (السنن الکبری للبیہقی، باب من روی انہ اشار بہا، 2/132)

جب غم حاضر ہوتا

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں جب غم حاضر ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بارگاہ خداوندی میں عرض کرتے:

"یاحی یا قیوم برحمتک استغیث"

(ترمذی شریف، کتاب الدعوات، باب 92، 5/311، حدیث: 3535)

بے ادبی

جن ٹوپیوں پر خانہ کعبہ، سبز گنبد اور نعل پاک کی تصویریں بنی ہوں تو انہیں پہن کر بیت الخلا جانا بڑی بے ادبی ہے۔ بہتر یہی ہے کہ اس طرح کی ٹوپیاں نہ پہنی جائیں۔ (ملفوظات امیر اہلسنت، ص 455)

کعبہ بدر الدجی تم پہ کروڑ درود

ویسے تو شاعری کے اندر بہت سارے لوگوں نے قلم اٹھایا، اپنا لوہا منوایا اور اپنے وقت کے نامور شعراء میں نام درج کروایا۔ لیکن شاعری کی طرف جب امام عشق و محبت اعلی حضرت علیہ الرحمہ نے اپنے قلم کا رخ پھیرا تو بڑے بڑے لوگ یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ

ملک سخن کی شاہی تم کو رضا مسلم
جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیے ہیں

شعراء کی اصطلاح میں ایک صنعت ہے جس کو قصیدہ مرصعہ کہا جاتا ہے۔

صنعت مرصعہ کی تعریف:-وہ قصیدہ جو مطلع یا حسن مطلع کے بعد کم از کم اٹھائیس اشعار پر اس طرح مشتمل ہو کہ ہر شعر کے پہلے مصرعہ کے آخر میں حروف تہجی کا بالترتیب ایک حرف آئے اور حرف ''الف'' سے بالترتیب شروع ہو کر حرف ''ی'' پر ختم ہو۔

امام اہلسنت علیہ الرحمہ نے اس صنعت میں بھی قلم اٹھایا

ملاحظہ فرمائیں:

کعبہ کے بدرالدُّجی تم پہ کروروں درود

طیبہ کے شمس الضحیٰ تم پہ کروروں درود
شافعِ روزِ جزا تم پہ کروروں درود
دافعِ جملہ بلا تم پہ کروروں درود
لائیں تو یہ دُوسرا دَوسَرا جس کو ملا
کُوشکِ عرش و دَنیٰ تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "الف" پر ختم کیا)

ذات ہوئی اِنتِخاب وَصف ہوئے لاجواب
نام ہوا مُصطَفیٰ تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ب" پر ختم کیا)

تم ہو حفیظ و مُغِیث کیا ہے وہ دشمن خبیث
تم ہو تو پھر خوف کیا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ث" پر ختم کیا)

وہ شبِ معراج راج وہ صفِ محشر کا تاج
کوئی بھی ایسا ہوا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ج" پر ختم کیا)

نُحتَ فَلَاحَ الفَلاحْ رُحتَ فَرَاحَ الْمَرَاحْ

عُدّ لِیَعُوْدَ الْھَنا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ح" پر ختم کیا)

اُف وہ رہِ سَنگلاخ آہ یہ پا شاخ شاخ
اے مِرے مشکل کُشا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "خ" پر ختم کیا)

تم سے کھلا بابِ جُود تم سے ہے سب کا وُجُود
تم سے ہے سب کی بَقا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "د" پر ختم کیا)

خستہ ہوں اور تم مَعاذ بستہ ہوں اور تم مَلاذ
آگے جو شَہ کی رضا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ذ" پر ختم کیا)

گرچہ ہیں بے حد قصور تم ہو عَفُوّ و غَفور
بخش دو جُرم و خطا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ر" پر ختم کیا)

بے ہنر و بے تمیز کس کو ہوئے ہیں عزیز
ایک تمہارے سوا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ز" پر ختم کیا)

آس ہے کوئی نہ پاس ایک تمہاری ہے آس
بس ہے یہی آسرا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "س" پر ختم کیا)

طارمِ اعلیٰ کا عرش جس کَفِ پا کا ہے فرش
آنکھوں پہ رکھ دو ذرا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ش" پر ختم کیا)

کہنے کو ہیں عام و خاص ایک تمہیں ہو خَلاص
بند سے کر دو رہا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ص" پر ختم کیا)

تم ہو شِفائے مَرض خَلقِ خدا خود غَرض
خَلق کی حاجت بھی کیا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ض" پر ختم کیا)

آہ وہ راہِ صِراط بندوں کی کتنی بِساط
اَلْمَدد اے رہنما تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ط" پر ختم کیا)

بے ادب و بد لِحاظ کر نہ سکا کچھ حِفاظ
عَفْو پہ بھولا رہا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ظ" پر ختم کیا)

لو تہِ دامن کہ شمع جھونکوں میں ہے روزِ جمع
آندھیوں سے حَشر اُٹھا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ع" پر ختم کیا)

سینہ کہ ہے داغ داغ کہہ دو کرے باغ باغ
طَیْبہ سے آکر صَبا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "غ" پر ختم کیا)

گیسُو و قَد لام اَلف کر دو بلا مُنْصَرف
لا کے تہِ تیغِ لَا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ف" پر ختم کیا)

تم نے بَرنگِ فلق جَیْبِ جہاں کر کے شَق
نور کا تڑکا کیا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ق" پر ختم کیا)

نَوبَتِ در ہیں فلک خادمِ در ہیں مَلک

تم ہو جہاں بادشا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ک" پر ختم کیا)

خلق تمہاری جَمیل خُلق تمہارا جَلیل
خَلق تمہاری گدا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ل" پر ختم کیا)

تم سے جہاں کا نظام تم پہ کروروں سلام
تم پہ کروروں ثَنا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "م" پر ختم کیا)

مَظْہَرِ حق ہو تمہیں مُظْہِرِ حق ہو تمہیں
تم میں ہے ظاہر خدا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ں" پر ختم کیا)

ایسوں کو نعمت کھلاؤ دودھ کے شربت پلاؤ
ایسوں کو ایسی غذا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "و" پر ختم کیا)

کرکے تمہارے گناہ مانگیں تمہاری پناہ
تم کہو دامن میں آ تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ہ" پر ختم کیا)

ہم نے خطا میں نہ کی تم نے عطا میں نہ کی
کوئی کمی سَرْوَرا تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ی" پر ختم کیا)

کام وہ لے لیجیے تم کو جو راضی کرے
ٹھیک ہو نامِ رضاؔ تم پہ کروروں درود

(اس شعر کا پہلا مصرعہ "ے" پر ختم کیا)

ویسے تو نامور شعراء تو بہت ہیں لیکن اس صنعت میں کوئی بھی قلم نہ اٹھا سکا۔اس میں بھی قلم رضا نے اپنی خداداد صلاحیت کے ذریعے شعراء کو سوچنے پر مجبور کر دیا۔

02اپریل کو

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہمیشگی صرف اللہ کی ذات کو ہے۔یوں تو2020 کے سال کی ابتدا عام ہی سالوں کی طرح ہوئی۔لیکن جوں جوں یہ پراون چڑھتا گیا،اس کے ساتھ ساتھ غموں وخوشیاں کی ہوائیں رفتہ رفتہ تیز ہونے لگی،یہ سال بہت سارے خیالات و

تفکرات میں گزرا لیکن ہائے میں کچھ نہ کر سکا۔

مصرعہ "کرنے کے تھے جو کام وہی دل میں رہ گئے"

اور بہت سارا وقت سستیوں میں گزرا، جس کا غم ساری عمر رہے گا۔

"گیا وقت پھر ہاتھ آتا نہیں"

اس سال میرے لیے سب سے زیادہ غمگین لمحہ وہ تھا۔ جب مجھے پتہ چلا کہ امیر المجاھدین علیہ الرحمہ اب ہم میں نہ رہیں۔

مص "چھوڑ کہ ہمیں اکیلے کہیں اور جا بسے"

اور 02 اپریل کو جب ہمارا سفر ہونا تھا ایک ایسی سمت کی طرف جہاں خوشیوں کو بھی خوشیاں نصیب ہوتی ہیں، لیکن جاتے ہیں وہی جن کو سرکار صلی اللہ علیہ والہ وسلم بلاتے ہیں۔

اللہ پاک کے فضل و کرم اس سال اپنے رفیق سفر کے ساتھ کئی مزارت پر جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

الحمد للہ اس سال کی خوبی یہ بھی تھی کہ رواں سال مستقبل کی سمت کیا ہونی چاہیے اس کا پتہ چلا وغیرہم۔

بس دعا کیجئے کہ جب روح میرے پیراہن خاکی سے نکلی

تو روضے سے آواز آئی او میرا فقیر آیا۔

اللهم أسألك العفو و العافية فی الدنیا و الاخرة

اللہ پاک ہمیں اپنی سچی محبت عطا فرمائے۔

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

اس فرمان کے تحت کچھ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہو جہاں غلطی کرتا پائے فوراً اصلاح فرمائے۔

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

سوال ہے کیسے ؟

حضرت ابراہیم (علی نبیناو علیہ السلام) کو آگ میں ڈالا گیا آپ کو دعا کے لیے کہا گیا لیکن دعا نا کی کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

آپ (علی نبیناو علیہ السلام) کو بیٹا قربان کرنے کے لیے کہا گیا بیٹے کو قربان کرنے کے لے گئے کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

حضرت صدیق (رضی اللہ عنہ) نے اپنا گھر کی چھوٹی سے چھوٹی چیز کو اللہ پاک کی راہ میں دینے کے لے گئے کیونکہ "عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

صحابہ کرام (علیھم الرضوان) نے اپنا مال، جان، اولاد کو اللہ پاک کی راہ میں دے دیے کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

امام حسین (رضی اللہ عنہ) نے دین کے لیے جان تک نچھاور کر دی کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

ایک طرف سینکڑوں میں مسلمان اور دوسری طرف ہزاروں (بلکہ لاکھوں) میں کافر لیکن پھر بھی میدان جنگ میں آجانا کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

اپنے محلے، گاوں میں دیکھ لے

ایک کتا، بچوں کی خاطر انسان پر حملہ کر دیتا ہے کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

بلی کی ماں بچوں کی خاطر انسان کو قریب نہیں آنے دیتی کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

سرد موسم میں ٹھنڈے پانی سے وضو کر کے مسجد کو آجانا ایسا کیوں کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

انگریزوں کے ملک میں ایک عاشق قرآن کا گستاخ کو نیست و نابود کرنے کے لیے میدان میں اتر جانا کیونکہ

"عشق بے خوفی پیدا کرتا ہے"

اس طرح کے بے شمار واقعات ہے تحریر کی طوالت سے بچنے کے لیے صرف اشارہ کیا۔ بقیہ آپ خود سے غور و فکر کر لے۔

اللہ پاک ہمیں سچا عاشق بنائے۔

یہ بات تلخ ہو سکتی ہے۔

کلاس کا درجہ بڑھتا ہے، علم حاصل کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے، دوسری طرف علم حاصل کرنے کا جذبہ کم ہوتا جاتا ہے۔ آخر کیوں؟ شاید اس خیال سے کہ اب پڑھنے کی حاجت نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ درجہ بڑھنے کے ساتھ علم و تحقیق کا شوق اور زیادہ بڑھنا چاہیے۔ کیونکہ ابھی تو وقت شروع ہوا ہے، علم حاصل کرنے کا، علمی صلاحیت کو نکھارنے کا؛ علم کے نور سے دلوں کو منور کرنے کا، اپنا لوہا منوانے کا۔

جبکہ معاملہ برعکس ہے۔

درجہ بڑھتا ہے---شوق علم کم ہوتا جاتا ہے۔

صلاحیت بڑھتی ہے----سستی بڑھتی ہے۔

خدارا!سوچاکریں کہ کس سمت جاناچاہیے،کس سمت جارہے ہیں؟

ہم آرٹیفیشل کیوں؟

پڑھیے،سمجھیے اور سوچیئے!

جب وہ دوست سے ملا تواس کے چہرے پر مسکراہٹ تھی،چہرہ ہشاش بشاش تھا،محبت سے بھرے ہوئے جملے ہوتے ہیں۔

لیکن وہ جیسے ہی گھر داخل ہوا؛اس کی حالت ایسے جیسے مسکراہٹ اس کی لغت سے نکل گئی،اداس چہرہ،لفظوں کے جلال کیساتھ گفتگو،آخر یہ بدلتا رنگ کیوں؟

جب وہ فجر و مغرب و عشاء کی نماز پڑھاتا ہے تو وہ قرآن پاک کو سنوار سنوار کر،ٹھہر ٹھہر کر پڑھنے کا انداز اختیار کرتا ہے

لیکن ظہر و عصر کی قراءت میں نہ ویسا لہجہ،نہ ویسا بناو سنگھار،آخر یہ بدلتا رنگ کیوں؟

جب وہ لوگوں میں ہوتا ہے تو دعا کا انداز ایسے جیسے آج کے بعد کبھی موقع ہی نہیں ملے گا،آج ہی سب کچھ مانگ لے گا،

لیکن جب تنہائی میں دعا کا موقع ملتا ہے تو یوں جیسے "تو چل میں آیا" کی

کیفیت۔ یہ بدلتا رنگ کیوں؟

دوکان کے پاس سے گزرتے ہوئے شخص کو پیار بھرے انداز میں صدا لگائی جاتی ہے "آئیے آئیے، بیٹھئے بیٹھئے"

لیکن وہی خریدار مال کی واپسی کے لیے آتا ہے تو کہا جاتا ہے۔ "اٹھیے اٹھیے، جائیے جائیے، "آخر یہ بدلتا رنگ کیوں؟

مختصر! سوال یہ ہے کہ ہم آرٹیفیشل کیوں ہیں؟ ہمارے یہ رنگ کیوں بدلتے رہتے ہیں؟ ہمارا ایک رنگ کیوں نہیں؟ ہم یہ طرز عمل کیوں اختیار کرتے؟

ظاہر میں کچھ، باطن میں کچھ۔

پڑھیں، سوچیں اور سمجھیں!

خالص وحقیقی لذت

محققین فرماتے ہیں دنیا میں حقیقۃً کوئی لذت نہیں جسے لذت گمان کیا جاتا ہے، پانی یا شربت کیسا ہی سرور وشریں وخوشبو وخوشگوار ہو پیاس نہیں تو کچھ لذت نہیں دیتا، کھانا کیسا ہی لذیذ وعمدہ وخوشبو وخوش مزہ ہو بھوک نہیں تو کچھ لطف نہیں آتا، تو اگر دیکھا جائے تو دنیا کے کھانوں اور مشروبات سے حقیقی طور پر بھوک پیاس کی شدت دور ہوتی ہے، نہ کہ لذت خالصہ وغیرہ۔

باقی رہا جنت کہ وہاں الم اصلا نہیں، نہ بھوک ہے، نہ پیاس ہے، نہ گرمی، نہ احتباس، جنت میں جو کچھ ہے خالص وحقیقی لذت ہے۔

(اقتباس فتاوی رضویہ، جلد8، ص341)

دین عربی میں ہے، انگریزی میں نہیں

ایک مقام پر امام اہلسنت علیہ الرحمہ سے سوال ہوتا ہے کہ جمعہ کے دن خطبہ عربی میں پڑھا جاتا ہے، اور خطبہ دینے سے مقصود وعظ و نصیحت ہے جبکہ ہم لوگ اردو بولنے والے ہیں۔ عربی میں خطبہ ہونے کی وجہ سے جو مقصود وعظ و نصیحت کا ہے، وہ حاصل نہیں ہوتا۔

جواب: امام اہلسنت نے پہلے تو ٹھیک ٹھاک جنجھوڑا جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے، پھر آخر میں ارشاد فرمایا؛

یہ اس کا اپنا قصور ہے اس کا دین عربی، نبی عربی، کتاب عربی، پھر عربی اتنی بھی نہ سیکھی کہ اپنا دین سمجھ سکتا۔ انگریزی کی حالت دیکھئے اس پر کیسے اندھے باولے ہوکر گرتے ہیں کہ دو پیسے کمانے کی امید ہے اور عربی جس میں دین ہے، ایمان ہے اس سے کچھ غرض نہیں۔ اللہ تعالی توفیق وہدایت بخشے۔

(فتاوی رضویہ، جلد8، ص401)

حاضری کا موقع ملا۔

آج بروز ہفتہ پیر جماعت علی شاہ علی پوری اور پیر جماعت علی شاہ لاثانی علیہما الرحمہ کے دربار پر حاضری کا موقع ملا۔

اپنے اپنے وقت کی لاجواب ہستیاں ہیں۔

اک مصرعہ ہے:

ع:اللہ والے ہیں جو اللہ سے ملا دیتے ہیں۔

بزرگوں کے پاس بیٹھ کر اللہ اللہ کرنے کا بھی اپنا لطف ہے۔ایسی سوز و گداز کی کیفیت میں انسان چلا جاتا ہے کہ اسے بیان نہیں کیا جاسکتا ہے۔کبھی کبھار ان ہستیوں کے پاس بیٹھنے کا موقع مل جائے تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے کوئی چیز سینے میں اتاری جارہی ہے۔

☆اے میرے مولی!ان بزرگ ہستیوں کے صدقے سے ہمیں اپنی معرفت عطا فرما۔

ان دونوں بزرگوں کے چند فرامین:

پیر جماعت علی شاہ علی پوری فرماتے ہیں:

جان جاتی ہے تو جائے، نماز نہ جائے۔

سچے نبی کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ اس کا نام مفرد ہوگا، مرکب نہیں۔(جیسے محمد واحمد، عیسی وموسی، ابراہیم و اسماعیل، یونس و یوسف یحی و آدم، نوح و دانیال، اسحاق، یعقوب، ہود اور لوط علی نبینا و علیہم السلام وغیرھم)

انسان بدعمل ہو تو ہو لیکن خدا کرے بدعقیدہ نہ ہو۔۔

پیر جماعت علی شاہ لاثانی فرماتے ہیں:

رزق حلال تلاش کرو کیونکہ رزق حلال سے ہی صالح خون پیدا ہوتا ہے۔

علم و ادب سیکھنے کی کوشش کرتے رہو کیونکہ حقیقی فضیلت و بزرگی اہل علم و ادب کے لیے ہے۔

یوں بدلتے ہیں، بدلنے والے۔

حضرت عمرو بن امیہ ضمری رضی اللہ عنہ

یہ غزوہ بدر اور احد میں مشرکین کے ساتھ تھے مگر غزوہ احد کے اختتام پر جب مشرکین واپس ہو رہے تھے، ان کے دل میں نور اسلام چمکا اور یہ مشرف بہ اسلام ہوئے۔(نزھة القاری، ج1، ص527)

بخت خفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا

30 مارچ 2022ء تاریخ تھی، کم و بیش ساڑھے چھ بجے فلائٹ کا ٹائم تھا، ہم گھر سے دو بجے روانہ ہوئے، جہاز پر بیٹھے اور جانب کوئے جاناں چل پڑیں، ہم جدہ ائیر پورٹ اترے، آرام کیا،

اور پھر جانب منزل کمر بندلی،

ذرا رو کو!

آنسوں کو تھوڑا بہالوں، ہچکیوں کو تھوڑا بندھالوں، کیونکہ

میرے گندے قدم اور ان کا حرم

لاج رکھنا خدا!

میں کہاں اس قابل تھا کہ اس مبارک شہر میں گندے قدم لگاتا، لیکن

بس ان کا کرم پھر ان کا کرم ہے، ان کے کرم کی بات نہ پوچھو۔

اب پہنچا کبوتری چوک پر، ہاتھوں کو باندھ لیا، سر کو جھکا لیا، سر کے بل چلنے کی جگہ ہے، مسلسل آنسو بہہ رہے ہیں، اب میں چلتے چلتے پہنچا، مین (MAIN) دروازے کے سامنے، سیڑھیوں سے نیچے اترا،

آنکھوں کو بند کر لیا، ارے کیسے دیکھوں اس کو، یہ آنکھیں اس قابل نہیں،

جب پہلی نظر میری، اس کعبے پہ جائے گی
دل جھوم سا جائے گا، میں کعبے کو دیکھوں گا۔
دل نے یکایک آواز دی،
ارے !آنکھوں کو کھول اور دل بھر کر دیکھ لے، یہ وہ در جس کے لیے تو روتا تھا، تڑپتا تھا، آج دیکھ لے جی بھر کر دیکھ لے پیارے۔
آنکھوں کو کھولا تو سامنے حرم تھا،
بس اتنا ہی کافی ہے، کتنا رلاوں گے اے مسافر مدینہ اور مکہ۔
اے کاش یہ سب حقیقت ہوتی
اور میں آپ کو جی بھر بھر کے بتاتا، وہ کیسی سہانی گھڑیاں تھی؛ جب میں نے حرم کو دیکھا، مدینۃ المحبوب کو دیکھا، غار ثور کو دیکھا، مسجد قبا کو دیکھا۔

بخت خفتہ نے مجھے روضے پہ جانے نہ دیا
چشم و دل سینے کلیجے سے لگانے نہ دیا

اور میں بھی رو رو کر یہ شعر پڑھتا،
جو لمحے تھے سکوں کے سب مدینے میں گزار آئے۔

مر کے جیتے ہیں جو اُن کے دَر پہ جاتے ہیں حسنؔ
جی کے مرتے ہیں جو آتے ہیں مَدینہ چھوڑ کر

دعا فرمائیے گا خدا تعالی مجھے جوانی میں مکہ و مدینہ دیکھائے۔

ہم سمجھاتے نہیں۔

مفتی قاسم صاحب اپنے ایک سلسلہ میں ارشاد فرماتے ہیں کہ:

ہمارے جمعۃ المبارک کے بیانات میں ٪90 دین بیان نہیں کیا جاتا، ترغیب سے زیادہ ترہیب کی حاجت ہے۔ ہم سمجھاتے نہیں۔ (از فقیر)

ہمارا پورا سال بس اسی میں گزر جاتا ہے اب فلاں مہینہ ہے، اب اس پر گفتگو کرنی ہے، اب فلاں سیزن ہے، اب اس پر بیان کرنا ہے۔

موقع و محل کے اعتبار سے گفتگو کرنی چاہیے۔ لیکن اب پورا سال انہی موضوعات پر رہنا اور دین کی اصل روح کو بیان ہی نہ کرنا بالکل بھی مناسب نہیں۔

مفتی صاحب فرماتے ہیں:

بیانات ان موضوعات پر ہونے چاہیے۔

1: عقائد۔۔۔۔۔۔۔

2: نماز۔۔۔۔۔۔۔۔

3: معاملات۔۔۔ یعنی سود، رشوت، حقوق اللہ، حقوق العباد وغیرہم۔

4:حلال و حرام،

5:احساس ذمہ داری،

6:معاشرتی برائیاں،

7:رسوم ورواج۔

آلائیڈ بینک

آج 09 مئی کو مجھے آلائیڈ بینک کی طرف سے میسج آیا ہے،حج درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 13 مئی ہے۔

دل سے اک آواز آئی،آہ!کب ہم بھی حج کی درخواست جمع کروائیں گے۔

زمانہ حج کا ہے جلوہ دیا ہے شاہد گل کو
اِلٰہی طاقت پرواز دے پرہائے بلبل کو
اے رضا سب چلے مدینہ کو۔

دعاوں کی درخواست ہے کہ اللہ جوانی میں مجھے حج کروائے۔(آمین)

زَم زَم کولانے والو

مکۃالمکرمۃ سے آب زَم زَم کولانے والو!

اس مبارک پانی کے لانے کے عمل کو کوئی معمولی سا نہ سمجھنا کیونکہ:-

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ

وہ زمزم کا پانی مدینہ لے جاتی تھیں،

اور بیان کرتی تھیں کہ

"رسول اللہ ﷺ بھی زمزم ساتھ لے جاتے تھے۔"

(سنن ترمذی، کتاب: حج کا بیان، حدیث 934)

جب بھی آبِ زَم زَم کو لانے کا ارادہ کرو تو اس روایت کو یاد رکھیے گا اور لوگوں کو بیان بھی کیجئے گا کہ

"یہ جان کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک ادا ہے"

خواہشیں پوری ہوں

ساری پیاسیں بجھیں

آبِ زم زم کچھ ایسا پلا دے اسے (مجھے)

اندھیرا گھر

وہ دوڑ جس میں ہر طالب علم کو شریک ہونا ہوتا ہے اور جیتنا ہوتا ہے۔ اس مقابلے میں ہم بھی شریک تھے یعنی امتحان کی تیاری۔

"شرح عقائد" عقائد کی بہترین اور اعلیٰ کی کتاب ہے۔

اس کی تیاری میں مصروف عمل تھا کہ پڑھتے پڑھتے میں رکا، سہما اور ڈرا سا لگنے لگا۔ جب یہ پڑھا کہ اکثر عقائد کی کتابوں میں فقط عذاب قبر کا ذکر ہے۔ نیکوں کی راحت کا ذکر مذکور نہیں۔

وجہ یہ بیان کی اکثر قبر والے یا تو کافر ہوتے ہیں یا گناہ گار۔ چند ایک کی قبر راحت کا گھر بنتی ہیں۔ میرے پیارے پناہ مانگیے! اس رات سے جس کے بارے میں امام اہل سنت نے فرمایا:

اندھیرا گھر ،اکیلی جان ،دَم گھٹتا، دل اکتاتا
خدا کو یاد کر، پیارے! وہ ساعت آنے والی ہے

خوشی کا اظہار

گھر میں چہل پہل تھی، سب لوگ اپنے کاموں میں مصروف عمل تھے، ان میں، میں بھی موجود تھا اور باتوں میں مصروف تھا کہ اتنے میں بچے کے رونے کی آواز آئی۔

آواز ایسی گرج دار تھی کہ سب کی توجہ کا مرکز وہ بچہ بن گیا۔ بچہ رویا کیونکہ ہوا کچھ یوں کہ بچے نے اپنے چاچا کو ہاتھ میں کچھ لے کر جاتے ہوئے دیکھا تو بچے کے

دل نے چاہا کہ وہ مل جائے، تو اس نے رونا شروع کر دیا؛ وہ بچہ عمر کی اس سیڑھی پر تھا کہ وہ رو کر مانگ سکتا تھا، بول کر نہیں۔ جیسے چچا نے اپنے پلیٹ میں سے اسے کچھ دیا اس وقت سماں کچھ یوں تھا کہ سب کی آنکھیں ٹکٹکی باندھیں؛ اسے دیکھ رہی تھیں۔

بچے نے چاچا سے جیسے ہی وہ چیز پکڑی، تو اس نے دونوں ہاتھوں کو فاتحانہ شان سے بلند کیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا، جیسے یوں کسی بادشاہ نے کسی قلعہ کو فتح کر لیا۔ اس بچے کے اس انداز نے مسکراہٹ کو بکھیر دیا، ہر طرف مسکراہٹ چھا گئی۔

پیارو! ہمیں سمجھا گیا کہ بھائیو ضروری نہیں کہ آپ کو بہت بڑی کامیابی ملے تو پھر جشن کیا جائے بلکہ چھوٹے چھوٹے کاموں کے مکمل ہو جانے پر خوشی کا اظہار کیا جا سکتا ہے۔ چھوٹے، چھوٹے کاموں کے ساتھ جوڑ کر رکھیں۔ اور اللہ کا شکر ادا کریں۔

ہماری اردو کتابیں:

﴿بہار تحریر (14 حصے)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اللہ تعالی کو اوپر والا یا اللہ میاں کہنا کیسا؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اذان بلال اور سورج کا نکلنا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿عشق مجازی (منتخب مضامین کا مجموعہ)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿گانا بجانا بند کرو، تم مسلمان ہو!﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿شب معراج غوث پاک﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿شب معراج نعلین عرش پر﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿حضرت اویس قرنی کا ایک واقعہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ڈاکٹر طاہر اور وقار ملت﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿مقرر کیسا ہو؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿غیر صحابہ میں ترضی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿اختلاف اختلاف اختلاف﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿چند واقعات کربلا کا تحقیقی جائزہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سیکس نالج (اسلام میں صحبت کے آداب)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے پر تحقیق﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ایک عاشق کی کہانی علامہ ابن جوزی کی زبانی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿آئیے نماز سیکھیں (پہلا حصہ)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری

﴿قیامت کے دن کس کے نام کے ساتھ پکارا جائے گا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿محرم میں نکاح﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿روایتوں کی تحقیق (تین حصے)﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿بریک اپ کے بعد کیا کریں؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ایک نکاح ایسا بھی﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کافر سے سود﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿میں خان تو انصاری﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿جرمانہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿لا الہ الا اللہ، چشتی رسول اللہ؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سفر نامہ بلاد خمسہ﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿منصور حلاج﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿فرضی قبریں﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿سنی کون؟ وہابی کون؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿ہندستان دار الحرب یا دار الاسلام؟﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿رَضا یارِ رضا﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿786/92﴾	از قلم عبد مصطفی محمد صابر قادری
﴿کلام عبید رضا﴾	پیشکش عبد مصطفی آفیشل
﴿تحریرات لقمان﴾	از قلم علامہ قاری لقمان شاہد

﴿بنت حوا (ایک سنجیدہ تحریر)﴾	از قلم کنیز اختر
﴿عورت کا جنازہ﴾	از قلم جناب غزل صاحبہ
﴿تحقیق عرفان فی تخریج شمول الاسلام﴾	از قلم عرفان برکاتی
﴿اصلاح معاشرہ (منتخب احادیث کی روشنی میں)﴾	از قلم عرفان برکاتی
﴿مسائل شریعت (جلد 1)﴾	از قلم سید محمد سکندر وارثی
﴿اے گروہ علما کہ دو میں نہیں جانتا﴾	از قلم مولانا حسن نوری گونڈوی
﴿مقام صحابہ امام احمد بن حنبل کی نظر میں﴾	از قلم علامہ وقار رضا القادری المدنی
﴿مفتی اعظم ہند اپنے فضل و کمال کے آئینے میں﴾	از قلم محمد ثقلین ترابی نوری
﴿سفرنامہ عرب﴾	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿من سب نبیا فاقتلوہ کی تحقیق﴾	از قلم زبیر جمالوی
﴿ڈاکٹر طاہر القادری کی 1700 تصانیف کی حقیقت﴾	از قلم مفتی خالد ایوب مصباحی شیرانی
﴿علم نور ہے﴾	از قلم محمد شعیب جلالی عطاری
﴿یہ بھی ضروری ہے﴾	از قلم محمد حاشر عطاری
﴿مومن ہو نہیں سکتا﴾	از قلم فہیم جیلانی مصباحی
﴿جہان حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿ماہ صفر کی تحقیق﴾	از قلم مولانا محمد نیاز عطاری
﴿فضائل و مناقب امام حسین﴾	از قلم ڈاکٹر فیض احمد چشتی
﴿شان صدیق اکبر بزبان محبوب اکبر﴾	از قلم امام جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ

﴿تحریرات بلال﴾	از قلم مولانا محمد بلال ناصر
﴿معارف اعلی حضرت﴾	از قلم مولانا سید بلال رضا عطاری مدنی
﴿نگارشات ہاشمی﴾	از قلم مولانا محمد بلال احمد شاہ ہاشمی
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الاول 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿امیر معاویہ پہلی تین صدیوں کے اسلاف کی نظر میں﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿زر خانۂ اشرف﴾	از قلم محمد منیر احمد اشرفی
﴿حضرت حضر علیہ السلام۔ایک تحقیقی جائزہ﴾	از قلم محمود اشرف عطاری مرادابادی
﴿ایمان افروز تحاریر﴾	از قلم محمد ساجد مدنی
﴿انبیا کا ذکر عبادت۔ایک حدیث کی تحقیق﴾	از قلم اسعد عطاری مدنی
﴿رشحات ابن حجر﴾	از قلم فرحان خان قادری (ابن حجر)
﴿تجلیات احسن (جلد 1)﴾	از قلم محمد فہیم جیلانی احسن مصباحی
﴿درس ادب﴾	از قلم غلام معین الدین قادری
﴿تحریرات شعیب (الحنفی البریلوی)﴾	از قلم محمد شعیب عطاری جلالی
﴿حق پرستی اور نفس پرستی﴾	از قلم علامہ طارق انور مصباحی
﴿خوان حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿صحابہ یا طلقاء؟﴾	از قلم مبشر تنویر نقشبندی
﴿روشن تحریریں﴾	از قلم ابو حاتم محمد عظیم
﴿تحریرات ندیم﴾	از قلم ابن جاوید ابو ادب محمد ندیم عطاری

﴿امتحان میں کامیابی﴾	از قلم ابن شعبان چشتی
﴿اہمیتِ مطالعہ﴾	از قلم دانیال سہیل عطاری
﴿دعوت انصاف﴾	از قلم علامہ ارشد القادری رحمہ اللہ
﴿حسام الحرمین کی صداقت کے صد سالہ اثرات﴾	از قلم محمد ساجد رضا قادری کٹیہاری
﴿تحریرات ابن جمیل﴾	از قلم ابن جمیل محمد خلیل
﴿ماہنامہ التحقیقات (ربیع الآخر 1444ھ کا شمارہ)﴾	پیشکش دار التحقیقات انٹرنیشنل
﴿مسئلۂ استمداد﴾	از قلم حمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿حضرت امیر معاویہ اور مجدد الف ثانی﴾	از قلم محمد مبشر تنویر نقشبندی
﴿(میرے قلم دان سے﴾	از قلم احمد رضا مغل
﴿عوامی باتیں (حصہ 1)﴾	از قلم فیصل بن منظور
﴿تحقیقات اویسیہ (جلد 1)﴾	از قلم علامہ اویس رضوی عطاری
﴿امیر المجاہدین کے آثار علمیہ﴾	از قلم محمد آصف اقبال مدنی عطاری
﴿رافضیوں کا رد﴾	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿چھوتی بیماریاں﴾	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿فتاوی کرامات غوثیہ﴾	از قلم امام اہل سنت، اعلی حضرت رحمہ اللہ
﴿غامدیت پر مکالمہ﴾	از قلم ابو عمر غلام مجتبی مدنی
﴿خودکشی﴾	از قلم علامہ مفتی فیض احمد اویسی
﴿مقالاتِ بدر (جلد 1)﴾	از قلم علامہ بدر القادری رحمہ اللہ

﴿ماہنامہ التحقیقات (جمادی الاولی 1444ھ)﴾	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
﴿سردی کا موسم اور ہم﴾	از قلم خالد تسنیم المدنی
﴿ردناصر رامپوری﴾	از قلم میثم عباس قادری رضوی
﴿چشمۂ حکمت﴾	از قلم محمد سلیم رضوی
﴿کتابوں کے عاشق﴾	از قلم محمد ساجد مدنی
﴿عبد السلام نامی علما و مشائخ﴾	از قلم (مفتی) غلام سبحانی نازش مدنی
﴿التعقبات بنام فرقۂ باطلہ کا تعاقب﴾	از قلم شعیب عطاری جلالی
﴿تحریر کی ضرورت و اہمیت﴾	از قلم عمران رضا عطاری مدنی
﴿دشمن صدیق و عمر﴾	از قلم امام جلال الدین سیوطی
﴿عرفان بخشش شرح حدائق بخشش﴾	از قلم اعظمی مصباحی، ذیشان رضا امجدی
﴿وسائل بخشش کا فکری و فنی جائزہ﴾	از قلم شاعر عمران اشفاق
﴿موسیقی فقہائے کرام کی عدالت میں﴾	از قلم محمد بلال ناصر
﴿ماہنامہ التحقیقات (جمادی الآخرہ 1444ھ)﴾	پیشکش دار التّحقیقات انٹرنیشنل
﴿مختصر مگر مفید﴾ یہ کتاب	فیصل بن منظور

AMO

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

enikah

niiii

BOOKS

PS
graphics

DONATE

ABDE MUSTAFA OFFICIAL

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

amo.news/blog

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **amo.news/books**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.

www.enikah.in

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **amo.news**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

SCAN HERE

PhonePe G Pay Paytm

9102520764

BANK DETAILS

Account Details :

Airtel Payments Bank

Account No.: 9102520764

(Sabir Ansari)

IFSC Code : AIRP0000001

or open this link | amo.news/donate

A

Abde Mustafa Official is a team from Ahle Sunnat Wa Jama'at working since 2014 on the Aim to propagate Quraan and Sunnah through electronic and print media. We're working in various departments.

Blogging : We have a collection of Islamic articles on various topics. You can read hundreds of articles in multiple languages on our blog.

blog.abdemustafa.com

Sabiya Virtual Publication

This is our core department. We are publishing Islamic books in multiple languages. Have a look on our library **books.abdemustafa.com**

E Nikah Matrimonial Service

E Nikah Service is a Matrimonial Platform for Ahle Sunnat Wa Jama'at. If you're searching for a Sunni life partner then E Nikah is a right platform for you.**www.enikah.in**

E Nikah Again Service

E Nikah Again Service is a movement to promote more than one marriage means a man can marry four women at once, By E Nikah Again Service, we want to promote this culture in our Muslim society.

Roman Books

Roman Books is our department for publishing Islamic literature in Roman Urdu Script which is very common on Social Media.

read more about us on **www.abdemustafa.com**

For futher inquiry: info@abdemustafa.com

M O

AMO
ABDE MUSTAFA OFFICIAL

SABIYA
VIRTUAL PUBLICATION

ISBN (N/A)